عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر سجاوٹ کرنا کیسا؟ کیا یہ فضول خرچی تو نہیں؟

ریفرنس نمبر:Lar5426a

تاریخ:19-11-2015

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موقع پر ہمارے گاؤں کی گلیوں اور بازاروں میں چراغاں کیا جاتا ہے، جس میں 30 سے 35 لاکھ کا سامان ایک ہی بار خرید ا جاچکا ہے اور پھر ہر سال چار سے آٹھ لاکھ روپے مزید جمع کر کے سارا انتظام کیا جاتا ہے، جس سے ہمارا مقصود اپنی آخرت کی بہتری اور اپنے دلوں میں عظمت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو اُجاگر کرنا ہوتا ہے، جس کا فائدہ یہ ہوا کہ گاؤں کے بچے بچے کے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت داخل ہو چکی ہے اور اس سجاوٹ میں مسجد نبوی، خانۂ کعبہ اور بالخصوص گنبد خضرا کی شبیہ بھی بنائی جاتی ہے۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ:

(1) کیا گلیوں اور بازاروں میں سجاوٹ کرنا شرعا درست ہے یا نہیں؟

(2) ہمارا یہ سارا انتظام کرنا اسراف میں تو داخل نہیں؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

(1) پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت مبارکہ کی خوشی میں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے گلیوں اور بازاروں میں چراغاں کرنا اور سجاوٹ کرنا، نیز گنبد خضرا، مسجد نبوی اور خانۂ کعبہ کی شبیہ بنانا شرعاً جائز و مستحسن ہے، کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ عزوجل کی رحمت ہیں اور اللہ عزوجل نے اپنی رحمت پر خوشی منانے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔ نیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی نعمت بھی ہیں اور اللہ عزوجل نے اپنی نعمت کا چرچا کرنے کا حکم قرآن کریم میں دیا ہے اور خوشی کرنے کے انداز کا دارومدار عرف پر ہے۔ ہمارے زمانہ میں چونکہ خوشی کے موقع پر (مثلاً: شادی، سالگرہ اور 14 اگست کے موقع پر) لائٹنگ کی جاتی ہے، گھروں اور گلیوں وغیرہ کو سجایا جاتا ہے، لہٰذا سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کے صدقہ تمام نعمتیں ملی ہیں، اُن کی ولادت کی خوشی میں بھی اگر چراغاں کیا جائے، تو یہ بالکل جائز ہے۔

قرآن کریم میں ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور اپنے رب کی نعمت کا خوب چرچا کرو۔
(پارہ 30، سورۃ الضحی، آیت 11)

ایک اور مقام پر فرمایا: ﴿وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لیے۔ (پارہ 17، سورۃ الانبیاء، آیت 107)

اللہ کے فضل اور رحمت پر خوشی کرنے کا حکم ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان عالیشان ہے: ﴿قُلۡ بِفَضۡلِ اللّٰهِ وَبِرَحۡمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلۡيَفۡرَحُوۡا هُوَ خَيۡرٌ مِّمَّا يَجۡمَعُوۡنَ﴾ ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ اللہ ہی کے فضل اور اسی کی رحمت اور اسی پر چاہئے کہ خوشی کریں وہ ان کے سب دھن دولت سے بہتر ہے۔ (پارہ 11، سورہ یونس، آیت 58)

حضرت ابوالعاص کی والدہ بیان کرتی ہیں: "شهدت آمنة لما ولدت رسول الله صلى الله عليه وسلم، فلما ضربها المخاض نظرت إلى النجوم تدلى، حتى إنى أقول لتقعن على، فلما ولدت، خرج منها نور أضاء له البيت الذى نحن فيه والدار، فما شيء أنظر إليه، إلا نور" ترجمہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے موقع پر میں سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس موجود تھی، جب آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کا وقت قریب ہوا تو میں نے دیکھا کہ ستارے اتنے قریب ہوگئے کہ میں نے کہا کہ ستارے مجھ پر گر جائیں گے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ایسا نور نکلا جس سے ہمارا کمرہ اور پورا گھر روشن ہو گیا، پس میں جس چیز کی طرف بھی دیکھتی نور ہی نظر آتا۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، باب الیاء، أم عثمان بنت ابی العاص، ج 25، ص 147، مطبوعہ القاھرہ)

صدرالشریعہ مفتی امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں: "روضہ منورہ کی صحیح نقل بنا کر بقصد تبرک رکھنا جائز ہے۔ جس طرح کاغذ پر اس کا فوٹو بہت سے مسلمان رکھتے ہیں، یونہی اگر پتھر وغیرہ کی عمارت بنائیں، تو اس میں اصلا حرج نہیں۔ جانور کی تمثال حرام و ناجائز ہے۔ غیر ذی روح کی تصویر میں کوئی قباحت نہیں۔ نقشہ نعلین مبارک کو ائمہ و علماء جائز بتاتے اور اس کے مکان میں رکھنے کو سبب برکت جانتے ہیں۔ شبیہ روضہ کا بھی وہی حکم ہے۔" (فتاوی امجدیہ، جلد 4، صفحہ 25، مکتبہ رضویہ، کراچی)

اور پھر مسلمان نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی میں چراغاں کرنے کو اچھا سمجھتے ہیں اور جس کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہی ہوتا ہے، لہذا ولادت پاک کی خوشی میں چراغاں کرنا بھی اچھا ہے۔ درمختار میں ہے: "للعرف۔ وقال عليه الصلاة والسلام: ما رآه المسلمون حسنا فهو عند الله حسن"

ترجمہ: (اور حمام کو اجارہ پر دینا جائز ہے) عرف کی وجہ سے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو مسلمان اچھا سمجھیں وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بھی اچھا ہوتا ہے۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارہ، ج6، ص52، دارالفکر، بیروت)

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: "خوشی کا اظہار جس جائز طریقہ سے ہو وہ مستحب اور بہت ہی باعث برکت اور رحمت الٰہی کے نزول کا سبب ہے۔"

ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: "قرآن کریم میں ارشاد ہوا، رب تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَ اَمَّا بِنِعۡمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثۡ﴾ اپنے رب کی نعمتوں کا خوب چرچا کرو اور حضور علیہ السلام کی دنیا میں تشریف آوری تمام نعمتوں سے بڑھ کر نعمت ہے کہ رب تعالیٰ نے اس پر احسان جتایا ہے، اس کا چرچا کرنا اسی آیت پر عمل ہے۔ آج کسی کے فرزند پیدا ہو تو ہر سال تاریخ پیدائش پر سالگرہ کا جشن کرتا ہے۔ کسی کو سلطنت ملی تو ہر سال اس تاریخ پر جشن جلوس مناتا ہے، تو جس تاریخ کو دنیا میں سب سے بڑی نعمت آئی اس پر خوشی منانا کیوں منع ہوگا؟" (جاء الحق، ص221، مکتبہ اسلامیہ، لاہور)

یہ یاد رکھنا چاہئے کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر جو چراغاں کرنا ہو، اس میں ڈائریکٹ مین تاروں سے بجلی حاصل نہ کی جائے، بلکہ اپنے میٹروں سے بجلی لی جائے۔ اس طرح بجلی لینا عرفاً چوری کہلاتا اور قانوناً جرم بھی ہے۔ لہٰذا ایسا کرنا، ناجائز ہے۔

(2) اورآپ کا چراغاں اور سجاوٹ کرنے میں شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے جو مال خرچ ہو، وہ اسراف میں بالکل بھی داخل نہیں، کیونکہ نیکی کے کاموں میں مال جتنا بھی خرچ کیا جائے، اس کو اسراف نہیں کہا جاسکتا۔

تفسیر کشاف اور تفسیر مدارک التنزیل میں ہے: "لا خير في الإسراف، لا إسراف في الخير" ترجمہ: اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔

(ملخصاً، تفسیر کشاف، سورۃ الفرقان، تحت الآیۃ 67، ج3، ص293، دارالکتاب الاعرابی، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن (متوفی 1340ھ) فرماتے ہیں: "علماء فرماتے ہیں: "لَا خَیْرَ فِی الْاِسْرَافِ وَلَا اِسْرَافَ فِی الْخَیْرِ" یعنی اسراف میں کوئی بھلائی نہیں اور بھلائی کے کاموں میں خرچ کرنے میں کوئی اسراف نہیں۔ جس شے سے تعظیمِ ذکر شریف مقصود ہو، ہرگز ممنوع نہیں ہوسکتی۔ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی نے اِحیاءُ العلوم شریف میں سید ابو علی رودباری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے نقل کیا کہ ایک بندہ صالح نے مجلسِ ذکر شریف

ترتیب دی اور اس میں ایک ہزار شمعیں روشن کیں۔ ایک شخص ظاہر بین پہنچے اور یہ کیفیت دیکھ کر واپس جانے لگے۔بانیِ مجلس نے ہاتھ پکڑا اور اندر لے جاکر فرمایا کہ جو شمع مَیں نے غیرِ خدا کے لئے روشن کی ہو وہ بجھا دیجئے۔ کوششیں کی جاتی تھیں اور کوئی شمع ٹھنڈی نہ ہوتی۔"

(احیاء علوم الدین، الباب الاول، ج2، ص20، دار المعرفۃ، بیروت)

(ملفوظات اعلی حضرت، ص174، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــہ

مفتی محمد ہاشم خان عطاری مدنی

06صفر المظفر 1437ھ 19 نومبر 2015ء